رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

قادیان ضلع گورداسپور سے شایع ہوتا ہے زیر نگرانی لجنہ اماءاللہ

ایڈیٹر قاضی اکمل

چندہ سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

جلد اول	یکم ستمبر ۱۹۲۷ء ۴ ربیع الاول ۱۳۴۶ سنہ ھجری	نمبر ۱۷

مناجات

اے محسنِ یگانہ اے قادرِ توانا	قدرت سے تیری تجھ کو مانا ہے جس نے مانا
نبیوں نے تیرے آکر تیرا پتہ بتایا	تیرا کلام سُن کر دنیا نے تجھ کو جانا
اقرب ہے اے خدا تو حبل الورید سے بھی	واصل نہ ہو جو تجھ سے اس کا کہاں ٹھکانا
جو تجھ پہ مِٹ گئے ہیں وہ زندۂ ابد ہیں	وہ راحتِ جہاں ہیں وہ زینت زمانا
اے خوش نصیب اسکے تو جس کو پیار کرلے	قربان اس پہ دنیا اُس پر فدا زمانا
جس کا رفیق و ناصر تُو ہو تو اس کو کیا غم	منصور ناتواں کیوں ناصر ہو جب توانا
تُو خود جسے بڑھائے دُنیا اسے گھٹائے	ہے یہ خیال باطل یہ فعل احمقانہ
بے زار کیوں ہے دنیا نورِ ازل سے یارب	آتا نہیں سمجھ میں یہ تیرا کارخانہ
اے مسلمہ عزیزہ قرآں کو لیکے اُٹھ تُو	دنیا کو درس دے تو گر ہے فہیم و دانا
نورِ محمدی سے روشن جہان کردے	اسلام کی چمک سے روشن ہو پھر زمانہ
گوہر کی یہ دُعا ہے یارب قبول کرلے	گلزار احمدی میں ہو اس کا آشیانہ

(خانصاحب) ذو الفقار علیخان ناظر اعلیٰ جماعت احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظم

(امۃ الحفیظ سلمہا نزد برہمالہ)

میرے عیسےٰ تیرے صدقے - مَیں مری جاتی ہوں (۱) آ بچا لے کہ گناہوں میں گھری جاتی ہوں
قافلے والے تو سب آگے چلے جاتے ہیں (۲) چونکہ کمزور ہوں مَیں پیچھے رہی جاتی ہوں
تو ہی گر دیگا سہارا تو مَیں بچ جاؤں گی (۳) ورنہ مَیں بحرِ ضلالت میں گری جاتی ہوں
میرے پیارے مجھے اب آکے بچا لیجے کہ مَیں (۴) بوجھ سے اپنے گناہوں کے دبی جاتی ہوں
اے مسیحائے زماں پاس بلا لیجے گا (۵) سوکھ کر ہجر سے کانٹا مَیں ہوئی جاتی ہوں
جو نشانات کہ قرآن و احادیث میں ہیں (۱) پیارے مہدی وہ سبھی تجھ میں عیاں پاتی ہوں
نور سے اپنے جو چمکایا جہاں سارے کو (۲) میرے سورج مَیں تو تاریکی میں گھبراتی ہوں

مدرسۃ الخواتین کی تیرھویں میٹنگ

میٹنگ کی تمام کاروائی انگریزی میں ہوئی

رپورٹ متعلقہ گذشتہ جلسہ سنائی جانیکے بعد میمونہ بیگم صاحبہ نے تلاوت قرآن مجید کی اور پھر انگریزی میں ترجمہ بیان کیا اسکے بعد ایک پوئم سنائی - اس کے بعد مریم بیگم صاحبہ نے کچھ ریڈنگ کی - بعدہٗ خاکسار نے اپنا مضمون انگریزی میں سنایا جس کا عنوان (ہم روحانی خوبصورتی کیسے حاصل کر سکتے ہیں) تھا -

اسکے بعد امۃ السلام بیگم صاحبہ نے ایک سٹوری سنائی - پھر ناصرہ بیگم صاحبہ و آمنہ بیگم صاحبہ نے انگریزی میں گفتگو کی - اور اسکے بعد امۃ العزیز بیگم صاحبہ مبارکہ بیگم صاحبہ اور زبیدہ بیگم صاحبہ نے انگریزی میں گفتگو کی - بعدہٗ حضرت صدر صاحبہ نے انگریزی میں کچھ تنقید بیان فرمائی - نیز آپ نے فرمایا کہ انگلش میں یہ پہلی میٹنگ ہے اور مَیں بہت خوش ہوں کہ یہ ایک کامیاب میٹنگ ہے اور آئندہ زیادہ بہتری کی امید ہے - (خواتین تنقید بھی انگریزی میں ہی کرتی تھیں) پھر ۱۲ بجے جلسہ بخیر و خوبی برخواست ہُوا - عزیزہ رضیہ قادیان

اعلان

مَیں تمام ان مرکزی اور بیرونی بہنوں کیلئے بحیثیت لجنہ اماء اللہ سیکرٹری یہ اعلان کرتی ہوں جنہوں نے گذشتہ سال اپنے فعل سے یہ ثابت کر دیا کہ ہم اپنے ہاتھ کی کمائی سے اسلام کی خدمات سرانجام دے سکتی ہیں - یعنی سالانہ جلسہ کیلئے انہوں نے مختلف اشیاء اپنے ہاتھوں سے تیار کرکے نمائش کیلئے ارسال کیں - ان بہنوں سے اور تمام وہ بہنیں جو پچھلے سال اس رجسٹر میں شامل نہیں ہو سکیں بڑی زور سے اس بات کا مطالبہ کرتی ہوں کہ وہ آنیوالے جلسہ کی نمائش بہت پُر رونق اور دلچسپ بنانیکی کوشش کریں نئے نئے نمونے زیادہ محنت سے تیار کرکے ارسال کریں تا وہ صلہ تحسین حاصل کریں اور چاہیئے کہ خواندہ بہنیں اپنی ناخواندہ بہنوں کو بھی یہ اعلان سنا دیں جو دستکاری کی عمدہ چیزیں تیار کر سکتی ہوں وہ ضرور تیار کریں - خاکسار سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مِصباح

قادیان دارالامان ۔ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۲۷ء

مومن عورت کے کیا فرض ہیں

اوّل۔ انسانوں اور جنّوں کو پیدا کرنے کی غرض جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے وہ قرآن مجید کی آیت ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ سے ظاہر ہے یعنی غرض یہ ہے تا اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندے بن جائیں یہی اصل غرض ہے جس کے حصول کے لئے ایک مومن عورت کو ہر دم تیار رہنا چاہیئے اس مقصد میں کامیابی نہیں ہو سکتی جب تک اسکے حصول کے لئے اس ذریعہ کو استعمال نہ کیا جائے جو آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ یعنی علم کا طلب کرنا ہر ایک مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے پس سب سے ضروری اور اعلیٰ فرض یہی ہے کیونکہ اگر اس پر پابندی کی جائے تو باقی تمام فرائض کے ادا کرنے میں سہولت ہو جاتی ہے یہ علم دین اور حدیث کا علم ہے۔ اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَبْدَانِ وَعِلْمُ الْاَدْیَانِ علم پڑھ کر پھر اس بات کی ضرورت ہے کہ اس پر عمل کیا جائے۔

(۲) نبی کریم نے فرمایا ہے کہ اسلام کی بڑی غرض اور لُبِ لُباب دو جملوں میں ہے یعنی حقوق اللہ کی ادائگی اور شفقت علیٰ خلق اللہ۔ پھر فرمایا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان بچے رہیں۔ پس جو مومن عورت ہوتی ہے وہ ضرور ان زرین اصول کو مدِ نظر رکھتی ہے اور اس پر عملدرآمد کرتی ہے۔

(۳) پڑھنے اور اسپر عمل کرنے کے بعد جو بڑا فرض ایک مومنہ کا ہے وہ یہ ہے ایک تعلیم کو اپنی دوسری ان پڑھ بہنوں تک پہنچائے اور جب تک وہ اس پر کاربند نہیں ہوتی تب تک کامیابی کی امید مشکل ہے۔ علم دین کو دوسروں تک پہنچانے کا نام تبلیغ ہے پس تبلیغ اسپر فرض ہے یہی اسکی ترقی کا راز ہے۔

(۴) شادی کی بنیاد جہاں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ پر رکھی ہے وہاں عورت کو ان فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے جو خانہ آبادی کے اسپر عائد ہوتے ہیں کیونکہ شادی کے اغراض میں سے ایک یہ ہے کہ لِتَسْکُنُوْا اِلَیْھَا کہ خاوند بیوی کے ذریعہ تسکین پکڑے پس ایسی حالت میں مومنہ عورت کا فرض ہے کہ اپنے ہر ایک فعل اور عمل سے وہ واقعی خاوند کے لئے موجب تسکین ہو ایسی حالت میں جسقدر بھی اطاعت حکم الٰہی کے ماتحت کریں وہ موجب برکت ہوگی۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے اگر خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنے کا حکم ہوتا تو میں حکم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیناکہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ اس فرمان سے ان ذمہ واریوں کا پتہ چلتا ہے جو عورت پر عائد ہوتی ہیں ہر ایک گھر میں چھوٹی بادشاہی ہے جس میں عورت بطور وزیر کے ہے۔ پس لیاقت و دانائی سے اسکو چلانا عورت کے فرض میں سے ہے۔

(۵) اولاد ہونے پر اسکی تربیت کرنی اسکو دیندار بنانا اسکے فرائض میں سے ہے اگر عورت علم رکھتی ہو تو اپنا فریضہ خوبی سے ادا کرسکے گی ورنہ مشکل ہے نیک اولاد کا چھوڑنا بھی صدقہ جاریہ ہے تربیت اولاد کے بعد جوں جوں اسکے تعلقات وسیع ہوتے جاتے ہیں توں توں ذمہ واریاں بڑھتی جاتی ہیں۔

(۶) سب سے بڑی چیز جس پر ایک مومنہ عورت کو کاربند رہنا چاہیئے یہ ہے کہ ہر حالت میں عسر ہو یا یُسر وہ شرک سے بچے رہنے کی کوشش کرے اور اسکے مخفی درجوں پر بھی غور کرتی رہے اور جہاں تک ہوسکے اس سے بچے۔

(۷) عورت کے پاس جو سب سے زیادہ قیمتی چیز ہے وہ اسکی عصمت ہے پس اسکو قائم رکھنا اس کا سب سے اہم اور بڑا فرض ہے گو یہ تو لازمی بات ہے کہ ایک مومنہ ہمیشہ عصمت شعار ہوگی مگر جہاں اور فرائض بیان کیئے گئے ہیں وہاں اس کا بیان کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ جسوقت اس کا احساس بہت زور سے ایک عورت کے دل میں ہوگا تو یقیناً یقیناً وہ تمام چھوٹے چھوٹے بڑے کاموں سے بھی بچی رہیگی۔ اور اسکو قائم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلعم کے ذریعہ بہت سی حدیثیں دی ہیں مثلاً یہ کہ پردہ کرنا یہ ایک ایسی چیز ہے جو لاکھوں برائیوں کا سدِّ باب کرتی ہے پردہ کا صرف یہی مطلب نہیں کہ عورت اپنے آپکو برقعہ میں چھپائے رکھے تا دوسرے اسکو نہ دیکھ سکیں بلکہ یہ بھی ہے کہ عورت بھی احکام الٰہی کے ماتحت اپنی آنکھوں کو نامحرموں کے دیکھنے سے بچائے اسلئے خدا نے جہاں مردوں کو حکم دیا ہے کہ تم اپنی نظریں نیچی رکھو وہاں عورت کو بھی یہی حکم دیا ہے کہ تم بھی اپنی نظریں نیچی رکھو

(۸) فرمایا ہے کہ کوئی عورت دوسری عورت کو بوجہ اسکے حقیر ہونے کے تمسخر نہ کرے کیونکہ یہ ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہے اور اس فعل سے بہت سے عمل اکارت جانیکا ڈر ہے ایسی حالت میں تو اسکا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی حالت کو اس سے بہتر پاتی ہوئی بارگاہ الٰہی میں شکرانہ بجالائے اور کوئی عجب نہیں کہ اعمال صالحہ کے لحاظ سے وہ عورت جسے یہ حقیر خیال کرتی ہے اس سے بہت بڑھکر ہو کیونکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی مقرب ہے جو زیادہ متقی ہو پس چاہیئے کہ تقوی کی راہوں کو اختیار کیا جائے۔

(۹) ایک اور بات جس سے عورتوں کو خصوصیت سے روکا گیا ہے وہ یہ ہے کہ غیبت کرنا عام طور عورتوں کا دستور ہے جہاں بھی بیٹھتی ہیں کسی کی چغلی اور کسی کی برائی کی باتیں آپس میں کرکے اوقات ضائع کرتی ہیں یہ ایسا برا فعل ہے جس سے منع کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس قسم کی باتیں کرنا ایسا ہے جیسے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومنہ عورت جہاں بھی کہیں بیٹھتی ہے اور جو بھی وقت اُسے ملتا ہے اسکو دینی باتوں کے بیان اور مسائل کے حل اور دوسری بہنوں کو نیکی کے کاموں کی تحریک اور بُری باتوں سے روکنے میں صرف کرتی ہے گویا مختصر الفاظ میں یہ کہ وہ امر بِالمعرُوفِ اور نھی عَنِ المُنکَر کا کام اپنے ذمہ لیتی ہے اور اسکو خوب نبھاتی ہے یہ کام دراصل انبیاء علیہم السلام کا کام ہے اور اس پر عمل پیرا ہوتے ہوئے وہ نبیوں کی مثل اپنے آپکو بناتی ہے۔

(۱۰) نمازوں کا اور زکوٰۃ کا ادا کرنا ایک مومنہ کیلئے نہایت ضروری فرض ہے گویا وہ مومنہ ہو ہی نہیں سکتی جب تک ارکانِ اسلام پر عمل کرنیوالی نہ ہو مگر ایمان کے حصول کے بعد اسکو اپنے فرائض کی یاد دلانے کیلئے انکا ذکر مناسب ہے علاوہ ازیں اِنفاق فِی سَبِیلِ اللّٰہِ اسکے ایمانی ترقی کا موجب ہے۔

(۱۱) مامور وقت کی بیعت کرنا اور اسکی تعلیم پر مستعدی سے کاربند ہونا اسکے فرائض میں سے ہے اور ہر کام کرتے وقت خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اسے یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ اسکا ہر فعل دین کے ماتحت ہو اور رضاء الٰہی کا موجب ہو اور اسے چاہیئے کہ ہر وقت اپنی نیت کو خالص رکھے اور اس بات کی کوشش میں لگی رہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور ان سب باتوں پر عمل کرکے اسکو وہ چیز حاصل ہو سکتی ہے جو انسانی زندگی کی اعلیٰ غرض اور اصلی مقصد ہے پس جب وہ مقصد حاصل ہوگیا تو فلاح دارین حاصل ہوگئی اور یہی ایک چیز ہے جو آخری نتیجہ ہے۔

اب مَیں ختم کرتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حمیدہ بیگم اہلیہ بابو احمد جان صاحب الہ آباد

اخلاقِ فاضلہ

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔

مَیں اپنی بہنوں کی توجہ اس آیت کی طرف منعطف کرانا چاہتی ہوں جو تیرہ سو سال سے تمام اسلامی دنیا کے اندر متواتر آٹھویں روز جمعہ کے متبرک دن خطبہ جمعہ میں مسلمانوں کے عام مجمع کے سامنے سُنائی جاتی ہے لیکن مجھے بہت حیرانی ہے کہ مسلمانوں نے اس پاک اور پُر حکمت نصیحت پر عمل کرنا تو درکنار اسکے معانی اور حقیقت پر غور کرنے کی تکلیف بھی گوارا نہیں کی محض منتر جنتر کی طرح خطیب کی زبان سے سُنا اور کپڑے جھاڑ کر گھروں کو واپس ہو گئے حالانکہ یہ انکی آٹھ روزہ معاشرتی زندگی کے طریقِ عمل کیلئے ایک زرین عمل اور امن وچین سے دن گزارنے کا ایک ایسا گُر تھا کہ دنیا کا کوئی مذہب اِس قسم کی تعلیم کی نظیر پیش نہیں کر سکتا اور جہاں اسپر عمل پیرا ہونے میں انکا اپنا فائدہ تھا وہاں اسلام کا نام بھی روشن ہوتا تھا۔

اگر انسان اپنی تربیت اس آیت کے ماتحت کرلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اسپر عمل کرے تو دنیا بہشت کا نمونہ بن سکتی ہے ۔

افراد میں اور قوموں میں جب بھی مناقشات اور تنازعات شروع ہوتے ہیں تو اسکی ابتدائی وجہ عدل کو ترک کر دینا ہوتی ہے اگر دنیا میں عدل برقرار رہے تو کبھی بھی جنگ وجدال کی صورت پیدا نہیں ہوتی عدل کے ترک کرنے سے ہی ہر ایک برائی پیدا ہوئی ہے ۔

اور عدل پر قائم رہنے سے ہی تہذیب و تمدن کا آغاز شروع ہوتا ہے ۔ اس مختصر تمہید کے بعد میں اس آیت کے معانی کی تشریح پیش کرتی ہوں خدا تعالیٰ کی طرف سے قرآن شریف میں جسقدر احکام نازل ہوئے ہیں انکے مدارج ہیں مثلاً کبھی کسی فعل کی ضرورت کو بیان کر کے اسپر چلنے کی تاکید فرمائی ہے اور کبھی کسی فعل کی خوبی بتا کر اسے مستحب قرار دیا ہے اور کبھی کسی فعل کو لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فرما کر اسکا کرنا روا رکھا ہے لیکن یہاں خدا تعالیٰ نے پہلے صرف تاکید استعمال کر کے اسکے بعد صیغۂ امر رکھا ہے جس سے اس حکم کی مزید تاکید کا اظہار مدنظر تھا اور فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ کہ اللہ تعالیٰ تاکیداً حکم فرماتا ہے ۔

کس بات کا ؟

اوّل عدل کرنے کا ۔

دوم احسان کرنے کا ۔

سوم اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی یعنی اقربا کو دینے کا ۔

ان تینوں محاسن کو اختیار کرنے کے حکم کے بعد فرماتا ہے وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ ۔ یعنی اللہ تعالیٰ حکماً منع کرتا ہے کھلی بیحیائی اور خلاف فطرت باتوں اور بغاوت سے جہاں تین نیک خلقوں پر کاربند ہونیکا حکم دیا ہے وہاں اسکے بالمقابل تین بداخلاقیوں سے روکا ہے جیساکہ پہلے بیان ہو چکا ہے اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تین نیکیوں پر عمل کرنے اور تین بدیوں سے باز رہنے کی تاکید فرمائی ہے جو ان تین نیکیوں کے چھوڑنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں اور درجہ وار انہیں بیان کیا ہے تاکہ تربیت میں آسانی ہو سب سے اوّل عدل کو بیان کیا ہے عدل ایک معمولی چیز ہے اور انسان کی فطرت کے عین مطابق ہے عدل کے معنی برابر کے ہیں مثلاً ایک خادمہ چار روپیہ ماہوار پر رکھی گئی ہے اسکی تنخواہ پورے وقت پر بغیر کم و کاست اس کو ادا کرنا عدل ہے اور خادمہ کی طرف سے یہ عدل ہے کہ وہ جس کام کیلئے رکھی گئی ہے اس میں کمی نہ کرے اسی طرح دنیا کے ہر ایک شعبۂ زندگی میں عدل کو مدنظر رکھا جائے اور اگر ہر طبقہ کے لوگ عدل پر قائم رہیں تو تمام دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے کیونکہ جس طرح ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ میرے ساتھ عدل کا معاملہ ہو ۔ ایسا ہی وہ دوسروں سے عدل کا معاملہ کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ دنیا میں فتنہ و فساد پیدا ہو +

جب عدل پر قائم رہنے کی قابلیت پیدا ہو جائے تو اسکے بعد احسان کا درجہ ہے احسان کا مطلب یہ ہے کہ حق سے زیادہ دے یا بغیر حق کے حسن سلوک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرے جب عمل اِس درجہ تک پہنچ جائے تو عدل کے درجہ سے گذر کر احسان پر مشتمل ہو جائے تو اِسکے بعد اِیتَائِ ذِی الْقُرْبٰی کا درجہ ہوتا ہے اور یہ درجہ پہلے دونوں درجوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ عدل ایک نہایت ہی معمولی بات ہے اور اسکے ذریعہ سے انسان صرف بدی سے رُکتا ہے اور جو شخص احسان کرتا ہے اس کا جواب فطرتاً احسان کے ساتھ دینا پڑتا ہے لیکن ذِی الْقُرْبٰی کی طرح کا سلوک ان دونوں درجوں سے بالا ہے دنیاوی کاروبار کی ذیل میں یہ سلوک نہیں آ سکتا کیونکہ رشتہ داروں سے سلوک انسان بغیر کسی اُمید کے کرتا ہے اور اِنکی محبت طبعی طور پر اسکے دل میں ہوتی ہے سو جب کوئی انسان تمام انسانوں سے بغیر امید کے احسان کرے اور اِنکی خیرخواہی کی تڑپ اِسکے دل میں ایسی پیدا ہو جائے کہ گویا وہ اسکے باپ یا ماں یا بہن یا بھائی یا بیٹا یا بیٹیاں ہیں تو اسکا سلوک ایسا کامل ہو جاتا ہے کہ عدل یا احسان اسکے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

اب میں آیت کا دوسرا حصّہ جس کا تعلق نواہی سے ہے لیتی ہوں اللہ تعالیٰ نے اوپر کی تین باتوں کا حکم دینے کے بعد تین دوسری باتوں سے منع فرمایا ہے جو درحقیقت ان پہلی تین باتوں کے نہ کرنیکے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں جس طرح یہ تینوں نیکیاں درجہ وار ایک دوسری سے بڑھ کر ہیں اسی طرح ان تینوں بدیوں کا حال ہے چنانچہ سب سے

اوّل فحشا کا ذکر کیا ہے جو عدل کے مقابلہ میں پیدا ہوتی ہے فحشا ایک ایسی بدی ہے جو ظاہر اور کھلی ہوتی ہے اس میں کوئی پہلو دقیق نہیں جس طرح ہر ایک شخص کا ضمیر عدل کو سمجھتا ہے اسی طرح فحشا کو بھی ہر ایک آدمی خوب پہچانتا ہے جب انسان عدل نہیں کرتا تو لازماً وہ کھلی بے حیائی کا مرتکب ہو جاتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ جو عدل نہ کرے وہ بے حیا ہوتا ہے پھر دوسرے درجہ پر منکر ہے۔ منکر وہ فعل ہے جو خلاف فطرت ہو جو احسان کے مقابلہ میں ہے جیسا احسان کرنے میں ایک بوجھ محسوس ہوتا ہے اسی طرح جو شخص بے حیائی پر گامزن ہو وہ منکر کا ارتکاب کرنے پر تیار ہو جاتا ہے۔ تیسری بدی بغاوت ہے اور اِیتَائِ ذِی الْقُرْبٰی کے مقابلہ میں ہے جیسے اقربا کی خدمت کسی عمل احسان کا بدلہ نہیں۔ بلکہ اقربا کی طرف سے بعض رنجدہ امور کا پیدا ہونا اکثر دیکھنے اور سُننے میں آتا ہے اور باوجود ان باتوں کے ان سے سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح بغاوت اور سرکشی سے روکا گیا ہے باوجود دُکھ سہنے کے اور حقوق تلفی کے بغاوت نہ کرو ویسے کسی کا سر تو نہیں پھرا کہ وہ خواہ مخواہ بغاوت کرے بغاوت کسی تکلیف کے نتیجہ میں ہوتی ہے لیکن جس طرح اقربا کی خدمت کا حکم ہے جو بعض حالتوں میں اس کا کرنا طبیعت پر شاق گذرتا ہے اسی طرح بغاوت سے منع فرمایا ہے جو شخص رشتہ داروں سے نیک سلوک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنے کے قابل ہو جاتا ہے وہ بغاوت سے بھی رک سکتا ہے۔

ان چھ امور کے بیان کرنے کے بعد فرمایا۔

یعظکم لعلکم تذکرون۔ یعنی اللہ تعالیٰ تم کو وعظ کرتا ہے اور وعظ اس لئے کرتا ہے کہ تم یہ خیال کرکے کہ اللہ تعالیٰ واعظ ہے ان باتوں اور اللہ تعالیٰ کو یاد میں رکھو۔ کیونکہ عموماً دیکھا گیا ہے کہ بڑے واعظ کا اثر لوگوں کے قلوب پر دیر تک رہتا ہے تو پھر اگر ایک ایسی ہستی کی طرف سے وعظ ہو جسکی جبروت کے آگے سب کچھ ہیچ ہے تو کیونکر ایسا وعظ بھلایا جاسکتا ہے۔ پس میں اپنی بہنوں کی خدمت میں عرض کرتی ہوں کہ وہ اس مضمون پر توجہ کریں اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

امۃ العزیز

عطرِ گلاب کی ترکیب

صندل کے تیل کو کسی بوتل میں ڈالکر اُس میں گلاب کے پھول ڈالدیں اور بوتل کا مُنہ بند کرکے دُھوپ میں رکھ دیں جب پھول زرد ہو جائیں تو نکالکر اور ڈالدیں اسی طرح چند بار عمل کرنے سے کا عطر تیار ہو جائیگا۔

مصباح کی توسیع اشاعت

مصباحی بہنیں مصباح کی اشاعت بڑھانے کی طرف توجہ دیں۔ اس کی اشاعت ابھی کم ہے۔ اگر بہنیں اپنے اپنے حلقۂ اثر و واقفیت میں کوشش کریں تو ایک ماہ میں اشاعت ڈیوڑھی ہو سکتی ہے۔

(اکمل)

بیٹے اور بہو کیلئے علیحدہ گھر

اکثر بلکہ بہت زیادہ گھروں میں فساد اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ لڑکے کی شادی ہوتے ہی دُلہن اپنے خاوند سے تخلیہ میں الگ گھر لیکر رہنے کا تقاضا کرتی ہے۔ اور شوہر نئے نئے چاؤ چوچلے کے سبب بیوی کے کہنے میں آجاتا ہے اور ماں باپ سے علیحدہ ہو کر رہتا ہے اور اگر وہ بیوی کا کہنا نہ مانے تو پھر لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ خاوند کی ماں اور گھر والے کوشش کرتے ہیں کہ لڑکا بیوی سے زیادہ محبت نہ کرے مبادا اسکے سبب کسی دن ہم سے جدا ہو جائے۔ اور بیوی کوشش کرتی ہے کہ خاوند کے دل کو ماں باپ اور گھر والوں سے تعلق نہ رہے۔ تاکہ وہ ان سے جدا ہو کر علیحدہ مکان میں رہنے لگے۔ غرض رات دن کا ایک مقابلہ شروع ہو جاتا ہے۔ تعویذ گنڈے دونوں طرف سے ہونے لگتے ہیں۔ چُپکے چُپکے منصوبے بازیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اور جھوٹی سچّی باتیں تصنیف کیجاتی ہیں۔ جن سے بگاڑ اور نفاق پیدا ہوتا ہوتا بہت ترقی کر جاتا ہے۔

شادی سے پہلے بعض لوگ شرائط میں بھی لکھواتے ہیں۔ کہ ہماری بیٹی ساس نندوں کے ساتھ نہیں رہیگی بلکہ خاوند اسکو لیکر علیحدہ گھر میں رہیگا۔ مگر تجربہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ بہت کم اس شرط پر عمل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ خاوند کی خوشی اور مرضی پر ہی بات رہ جاتی ہے کہ چاہے وہ الگ رہے اور چاہے اپنے ماں باپ کے ساتھ رہے اور بیوی کو رکھے۔ وجہ یہ کہ یہ شرط نامہ کبھی کچہری والے میں کام نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیتا۔ اس لئے اس شرط کے لئے زیادہ حجت بازی فضول ہے۔ اگر لڑکی کے والدین کی یا خود لڑکی کی خوشی علیحدہ رہنے میں ہے۔ تو یہ بات بعد میں کہنے سننے اور سمجھانے سے بھی پوری ہو سکتی ہے لکھوانے سے کچھ حاصل نہیں۔ لڑکی کے والدین کو دیکھنا چاہیئے کہ اگر لڑکے کے ماں باپ اور گھر کی آمدنی اور خرچ کا دار و مدار محض اس لڑکے کی کمائی پر ہے تب تو ہرگز ہرگز یہ شرط کرنی مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ یہ مطالبہ ایک طرح کے ظلم کا اقدام ہے جس سے مقصد یہ ہے کہ لڑکے کے ماں باپ کو روزی کے سہارے سے محروم کر دیا جائے۔ بیوی کا بیشک حق ہے۔ مگر اس سے زیادہ والدین کا حق بھی ہے۔ اگر لڑکا بیوی کو لیکر علیحدہ ہو جائے تو بچارے ماں باپ کا گذارہ کہاں سے ہو۔ اگر لڑکے کے اور بھائی بھی موجود ہیں یا اسکے گھر میں ماں باپ کے پاس روزی کا کوئی دوسرا ذریعہ بھی ہے تب تو بیشک علیحدہ مکان لیکر رہنے یا ایک ہی گھر میں علیحدہ رہنے اور الگ کھانے پکانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بلکہ بہت مفید ہے۔

اگر لڑکے پر والدین یا گھر کے وارثوں یا بہن بھائی کی امداد کا بوجھ نہیں ہے تو آرام و آسائش کی زندگی اس میں ہے کہ وہ بیوی کو لیکر علیحدہ مکان میں رہے کہ اس طرح اسپر کمانے کا بوجھ پڑتا ہے۔ اور دنیا میں ذاتی ترقی کرنے کی ہمت پیدا ہوتی ہے۔ اور بیوی کو بھی آزادی و خود مختاری سے گھر کا انتظام کرنے اور ذمہ واری کو محسوس کرنے کا موقع ملتا ہے۔ میرا تجربہ تو یہ ہے کہ اگر لڑکے کے والدین لڑکے کی شادی کرتے ہی دولہا دلہن کو علیحدہ کر دیں تو ہزاروں جھگڑوں کا سدِ باب ہو جائے اور مسلمانوں کی خانگی تکلیفات میں پچاس فیصدی کی کمی نظر آنے لگے۔ مگر افسوس ہے کہ ہم عورتوں کو اولاد کے ساتھ رہنے اور رات دن کی مصیبتیں برداشت کرنے کا ایک خبط ہوتا ہے حالانکہ اولاد کے ساتھ رکھنے سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ بلکہ تکلیفات کا ایک انبار سر پر چڑھا رہتا ہے۔

انگریزوں میں یہ دستور بہت ہی اچھا ہے کہ وہ شادی شدہ لڑکے کو اپنے ساتھ نہیں رکھتے اور شادی کرتے ہی جدا کر دیتے ہیں۔ اس میں صدہا قسم کے فائدے ہیں۔ اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ انکے ہاں خانہ جنگی کی تکلیفیں پیش نہیں آتیں۔ مگر افسوس کہ ہم اسلامی لوگ اپنے مقصد زندگی کو نہیں سمجھتے اور خصوصاً ہم عورتوں کو قومی کام کی طرف رغبت ہی نہیں۔ ورنہ سب سے پہلے اسلام ہمیں الگ الگ گھروں میں رہنے کی ہدایت کرتا ہے اور لڑائی فساد سے روکتا ہے۔ لہٰذا مسلمان لوگ اولاد کو ساتھ رکھنے کے دستور کو بدل ڈالیں۔ اس سے صدہا قسم کی خرابیاں پیش آتی ہیں۔ اور آئے دن جھگڑے اُٹھتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ مثلیں مشہور ہو گئی ہیں کہ پہلی رات کو دلہن یہی سوال اپنے خاوند سے کرتی ہے کہ تم علیحدہ مکان لیکر کب رہو گے اور اپنے ماں باپ سے جدا رہنے کا بندوبست کب ہو گا۔ جب میں اپنے والدین سے چھٹ گئی ہوں تو تم کو بھی اپنے ماں باپ سے جدا ہونا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علیحدہ مکان میں رہنے کی شرط کو جب ہی پیش کیا جائے کہ لڑکے کے والدین یا وارثوں کی معاش کا دارومدار لڑکے پر نہ ہو۔ اور لڑکے والوں کو بھی مناسب ہے کہ اگر انکی بسراوقات لڑکے پر منحصر نہ ہو تو اس شرط کو قبول کریں۔ بلکہ پہلے اس کا سامان کردیں کہ دلہن بیاہی آئے تو دو چار دن تو ساس سسرے کے گھر میں رہے۔ اسکے بعد علیحدہ گھر میں اسکو آباد کردیا جائے۔ تاکہ شروع کے دن میاں بیوی آزادی اور تنہائی میں بسر کرسکیں اور ابتداہی سے ان کو گھر کے انتظام اور رکھ رکھاؤ کا سلیقہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم کو ہر نیک کام پر عمل کرنیکی توفیق دے آمین۔ والسّلام خاکسار اہلیہ بقاپوری از قادیان

شادی مرگ

(نمبر ۱)

خوشی کے موقعہ پر مرگ ہو جانے کو شادی مرگ کہا جاتا ہے لیکن اس مضمون میں یہ مدِّ نظر وہ مفہوم ہے۔ جس کے باعث بہت سے خاندان مرگ کے موقعہ پر بھی بیعزتی اور ناک کٹی کے خوف سے بیہودہ رسم و رواج اور جھوٹی نمود و نمائش سے ایسے سامان پیدا کرلیتے ہیں۔ کہ مجلس شادی کا دھوکہ ہونے لگتا ہے جبھی وقت ایک روح جسد عنصری سے پرواز کرتی ہے۔ تو اسی وقت تمام برادری اور واقف کاروں میں اعلان کرادیا جاتا ہے۔ عورتیں اور مرد اکٹھے ہونے شروع ہو جاتے ہیں بزدیکی رشتہ داروں کو آدمی بھیجکر اور تاروں کے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے۔ اور ہر چھوٹے بڑے رشتہ دار اور واقف کار کو خطوط کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے۔ اور مقامی برادری اور واقفکاروں اور باہر کے مہمانوں کی آمد آمد شروع ہو جاتی ہے۔ جس طرح شادی کے موقعہ پر مہمان اکٹھے ہوتے ہیں اسی طرح اس موقعہ پر بھی ایک بڑا مجمع اکٹھا ہو جاتا ہے۔ دریاں بچھ جاتی ہیں۔ خدمتگار حقے تازہ کرکے سامنے رکھدیتے ہیں۔ رونے پیٹنے چلانے اور بین واویلا کے درمیان مردہ کو نہلا دھلا کر جنازہ تیار کیا جاتا ہے۔ مُردہ کو دفن کرنے کے بعد بادہ بانٹتے ہیں۔ تمام کمیوں (خدمتگاروں) کو میلغات دیئے جاتے ہیں۔ جنازہ پڑھانیوالے ملّا کو چادر و دیگر پارچات کے علاوہ حسب حیثیت نقد بھی پیش کیا جاتا ہے۔ اور مختلف توہمات کی بنا پر ملّاؤں کی خوب خاطر و مدارات ہوتی ہے۔ ہر نئی آنیوالی عورت تصنع بناوٹ کا مُنہ بناکر بین اور واویلا سے آسمان سر پر اٹھالیتی ہے۔ میزبان اہل خانہ کو رنج و غم اور مرحوم کی گذشتہ تیمارداری نے چُور کردیا ہوتا ہے۔ اور غم کی وجہ سے دنیا اُن کی نظروں میں اندھیری ہوتی ہے۔ مگر اس حالت میں بھی ذلّت اور مفروضہ ناک کٹی سے بچنے کیلئے مہمانوں کی پُر تکلف خاطر و مدارت کیجاتی ہے عجیب تماشہ یہ ہے۔ کہ ایک طرف رونے پیٹنے کی حد نہیں ہوتی۔ اور دوسری طرف تکلّف ختم ہونے میں نہیں آتا۔ بیچارے مہمان بھی بہت سے اخراجات اور وقت کی قربانی کرکے پہنچتے ہیں۔ اور کافی تکلیف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُٹھاتے ہیں۔

متوفّی کو دفن کرنیکے بعد مختلف رشتہ دار اور واقفکار باری باری کھانا پکاتے ہیں۔ جسکی غرض یہ نہیں ہوتی۔ کہ اہل خانہ کی غم میں امداد کریں۔ بلکہ محض بدلہ اور نمائش ہوتی ہے۔ کھانا پرتکلف پلاؤ زردہ وغیرہ پکایا جاتا ہے۔ اور تمام برادری اور واقفکاروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ علاوہ بریں۔ قُل۔ جمعراتیں اور چالیسواں وغیرہ کی رسومات میں اِس بیدردی سے خرچ کیا جاتا ہے۔ کہ الامان! اِسکے علاوہ سینکڑوں دیگر نہایت لغو اور مضحکہ انگیز رسومات ادا کیجاتی ہیں جنکا مختصر ذکر بھی بہت طوالت کا موجب ہوگا۔ خصوصاً جبکہ مرحوم بوڑھا اور عمر رسیدہ ہو۔ تو طرح طرح کے سوانگ بنلائے جاتے ہیں۔ نقلیں ہوتی ہیں۔ اور بعض جاہل تو ڈھول ڈھمکہ و باجہ وغیرہ سے بھی پرہیز نہیں کرتے ہیں۔

یہ سب رسومات گناہ اور پیروی ضلالت کے علاوہ مسلمانوں کو دن بدن ہلاکت و تباہی کی طرف دھکیل رہی ہیں۔ یہ لوگ سورج کا مشرق کی بجائے مغرب سے نکل آنا ممکن سمجھتے ہیں۔ دو اور دو کا چار کی بجائے چھ ہوجانا مان سکتے ہیں۔ مگر ان رسومات کے تغیر و تبدل کے امکان کا خیال نہیں کرسکتے۔ انکے نزدیک یہ پتھر پر لکیر اور دنیا کا اٹل قانون ہے۔ بہت ہیں۔ جو گھر پھونک تماشہ دیکھتے ہیں۔ بہتیرے ہیں۔ جو اپنے پاس مال نہ ہونے کی وجہ سے مہاجنوں کے آگے ناک رگڑتے ہیں۔ سودی قرضہ لیکر خرچ کرتے ہیں۔ مگر یہ مجال نہیں۔ کہ اِن لغویات سے بچنے کا دل میں خیال بھی لاسکیں۔

ایک انسان اپنی عمر گذار کر فوت ہوتا ہے۔ مگر ہم لوگ اپنی بیوقوفی سے اسے سارے خاندان کی ہلاکت کا موجب بنالیتے ہیں۔ وہ اثاثہ جو مرحوم کی بیوہ پر خرچ ہونا تھا۔ وہ روپیہ جو یتیم بچّوں کی پرورش و تعلیم پر صرف ہونا چاہیئے تھا۔ وہ جائداد جو پسماندگان کی بہبودی و معاش کا ذریعہ بن سکتی تھی۔ افسوس صد افسوس۔ یوں ہی دریا بُرد کردی جاتی ہے لیکن بعد میں سب متعلقین ساری عمر اپنی جان کو روتے ہیں۔ اگر وہ روپیہ اِس قابل نہ تھا کہ اُسے سنبھال کر رکھا جاتا۔ اگر وہ جائداد اِسی لائق تھی۔ کہ کوڑیوں کے مول دیدیجائے یا مہاجنوں کے سود در سود میں ہی ختم کرادیجائے۔ تو کیوں نہ وہ روپیہ تبلیغ اسلام میں دیدیا گیا۔ کیوں نہ کسی یتیم خانہ میں بھیج دیا گیا۔ اور کیوں اِس سے کوئی صدقہ جاریہ کا کام نہ کردیا گیا۔ جس سے مرحوم کو ہمیشہ ثواب پہنچتا رہتا۔ اور اگر ثواب و عذاب کا کوئی خیال نہ بھی تھا۔ اور صرف نمود و نمائش ہی مدِّنظر تھی۔ تو اِس سے وہ غرض بھی بدرجہ اَولیٰ پوری ہوسکتی تھی۔ کاش نمائش و نمود کے خواہشمند ایسے طریقہ سے نمائش کیا کریں۔ جس سے اُن کی سفلی اور دنی غرض بھی پوری ہوجائے۔ اور اسلام اور قوم کو بھی کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچ جایا کرے۔ مگر آہ یہ لوگ ایسے طریق اختیار کرتے ہیں۔ جو خسر الدنیا والآخرہ کے مصداق ہو رہے ہیں۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم۔ نہ اِدھر کے رہے۔ نہ اُدھر کے رہے

راقمہ نظیر بیگم بنت شیخ عبدالرشید صاحب۔ تاجر چرم بٹالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانتوں کی بیماری

انسان کی صحت کیلئے ہر عضو کی صفائی کی بہت ہی ضرورت ہے جن میں دانت بھی شامل ہیں دانتوں کا صاف رکھنا اور مانجنا بہت ضروری ہے کیونکہ اسکے بہت فائدے ہیں صحت کے علاوہ سُنّت بھی ہے رسول کریمؐ صحابہ کرامؓ کو اسقدر تاکید فرماتے تھے کہ انکو خیال ہُوا کہ شائد مسواک کرنی فرض ہو جائیگی آپکو مسواک کرنی اتنی پسند تھی کہ اپنے وصال کے ایام میں آپنے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ مسواک لاؤ چونکہ آپ بہت کمزور تھے اسلئے حضرت عائشہؓ نے خود مسواک چبا کر دی پھر آپنے مسواک کی دانتوں کو صاف نہ کرنے سے روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اور گوشت کے ریزے اٹک کر سڑنے لگتے ہیں جسکے تعلق سے بدہضمی سانس کی بیماریاں ہو جاتی ہیں اور بینائی میں بھی فرق آجاتا ہے مسوڑوں سے خون اور پیپ نکل کر دانتوں کو جڑ سے اُکھاڑ ڈالتے ہیں۔ لیکن بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ ملک ہندوستان میں اکثر عورتیں مسواک بالکل نہیں کرتیں اور بعض تو کبھی دانت بھی نہیں مانجتیں۔ بعض عورتوں کے منہ سے (جو کہ دانت صاف نہیں کرتیں) بولتے ہوئے بہت ہی بُو آتی ہے جسکی صرف یہی ایک وجہ ہے کہ وہ دانت صاف نہیں کرتیں دانت صاف کرنے کے مختلف طریقے ہیں بعض مسّی یعنی دنداسہ منجن استعمال کرتی ہیں اور بعض انگریزی پاؤڈر اور برش استعمال کرتی ہیں لیکن دانتوں کیلئے مسواک اور سوڈا بائی کارب بڑی مفید چیز ہے۔ سوڈا بائی کارب ہر ایک انگریزی دوا فروش سے بہت سستی قیمت پر مل سکتا ہے۔ سوڈا بائی کارب کو دانتوں پر استعمال کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ اسے انگلی پر لگا کر دانتوں پر ملا جائے اور پھر کُلیاں کی جائیں اگر مسوڑوں سے خون جاری ہو جائے تو تھوڑا سا سوڈا اسجگہ لگا دیا جائے جو کہ خون کو بند کر دیگا اس طرح ہر روز دو بار کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ چند روز میں دانت صاف مسوڑے مضبوط ہو جائینگے اور مُنہ سے بدبو جاتی رہیگی مسوڑوں کیلئے بہترین علاج پھٹکڑی کا سفوف بھی ہے پھٹکڑی کو پیسکر پانی میں حل کر کے کُلیاں کی جائیں مُنہ کی مثال اس گلاس کی سی ہے جسمیں دودھ بھی ڈالا جائے گوشت بھی ڈالا جائے اور اسی قسم کی چیزیں ڈالی جائیں تو وہ سخت بدبودار ہو جاتا ہے اگر دانت نہ مانجے جائیں تو اس طرح سڑ سڑ کر آپ ہی خراب اور ناکارہ ہوتے ہوئے پھر دانتوں کا سوائے اسکے کوئی علاج نہیں کہ دانت نکالدیئے جائیں بعض بزرگوں نے لکھا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ علاجِ دندان اخراجِ دندان آجکل ڈاکٹروں نے ثابت کیا ہے کہ گنٹھیا یا جوڑوں کی بیماری کا باعث گندے اور خراب دانت ہی ہیں کیونکہ جراثیم پیدا ہو کر خوراک کے ساتھ اندر جا کر انسان پر حملہ کر دیتے ہیں پس ہر ایک بہن کو چاہیئے کہ اپنے دانتوں اور مسوڑوں کا خیال رکھے اور مسواک کا استعمال کرے یا سوڈا بائی کارب کو آزمائے۔

خاکسار محمودہ بیگم بنت سید غلام حسین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ فیروز پور چھاؤنی۔

ماشاء اللہ کیسا اچھا اور مفید مضمون ہے (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمان مائیں

"صوبیدار صاحب کے گھر جاکر کھیلا بے شک کرو لیکن دیکھو بیٹا! کبھی وہاں سے کچھ کھانا مت! ورنہ گھر سے نکال دیئے جاؤ گے"۔ یہ وہ الفاظ ہیں جو ایک ہندو ماں ہمیشہ اپنے بچّوں کو نصیحت کرتی۔

ہمارے ہمسائے میں ایک ہندو ڈاکٹر کا گھر تھا۔ انکے چھوٹے چھوٹے بچّے جنکی عمر علی الترتیب تین اور چار اور پانچ سال کی تھی۔ کھیلنے آیا کرتے۔ تو انکی ماں گھر سے نکلتے وقت انکو وہ نصیحت کرتی جو اوپر لکھی ہے، جب وہ گھر جاتے تو جھٹ ماں باپ پوچھتے۔ ارے تم صوبیدار صاحب کے گھر سے کچھ کھاکر بھرشٹ تو نہیں ہوآئے۔ کئی بار ایسا ہوتا ہم کھانا کھانے لگتے اور بچّے پاس کھڑے دیکھتے رہتے۔ اگر ایسے ہی کہیں آؤ تم بھی کھاؤ۔ وہ جواب دیتے دیوی نے منع کیا ہے (وہ اپنی ماں کو دیوی کہتے تھے) لیکن چھوٹے بچّوں کا جی بہت للچاتا۔ جب وہ کھانے پر بالکل آمادہ ہوجاتے۔ بڑا پانچ سال کا لڑکا اپنے چھوٹے بھائیوں سے کہتا۔ انکے گھر سے مت کھانا یہ بھرشٹ ہیں۔ مَیں نے پوچھا وہ کیسے؟ تو اس نے کہا میری دیوی کہا کرتی ہے۔ "مُسلے" برتن مانجھ کر نہیں کھاتے۔ اس لئے وہ گندے ہیں۔ ان کے گھر کچھ نہ کھانا۔ مَیں نے کہا۔ کیا تم ہماری نوکر کو برتن صاف کرتے نہیں دیکھتے۔ جواب دیا تم چونکا (باورچیخانہ) نہیں لیپتے۔ مَیں نے جواب دیا۔ اینٹوں کا فرش ہے۔ جسکی دُھلائی ہر روز کرائی جاتی ہے۔ لیکن اس نے پھر کہا۔ جب تک گوبر نہ پھیریں۔ تو پوتر نہیں ہوتا! ہمیں سخت حیرت ہوتی جب وہ چھوٹے چھوٹے بچّے کوّے یا کتّے کو دُھتکارتے۔ تو "مُسلا" کہکر۔ مَیں نے پوچھا ارے یہ مُسلا کیا۔ وہ بولے ہماری ماں کوّے یا کتّے وغیرہ کو جب مارتی ہے تو اسی طرح کہکر۔

مسلمان مائیں دیکھیں۔ ایک ہندو ماں بچّوں کے ذہن میں کس طرح یہ بات بٹھاتی ہے۔ کہ "مُسلے" کیسی بُری مخلوق ہیں۔ جو بچّے کے جلد اثر قبول کرنیوالے دل پر ہمیشہ کیلئے کالنقش فی الحجر ہوجاتی ہے وہ چاہے کتنا بڑا عالم ہوجائے لیکن اسکے دل سے مسلمانوں کی نسبت وہ نفرت جو بچپن میں ماں باپ نے جاگزین کردی تھی۔ کبھی زائل نہ ہوگی۔

اسکے برعکس کسی مسلمان ماں نے اپنے معصوم بچّے کو اور تو در کنار بھلا کبھی یہ بھی سمجھایا ہے۔ ہندو دوکان سے مٹھائی یا پکوڑے نہ خریدو۔ یا کبھی یہ بھی بتایا ہے، وہ خود کسقدر بھرشٹ ہیں۔ جو پیشاب کرکے ہاتھ تک دھونا نہیں جانتے۔ اور جو ہمارے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بکواس کرتے ہیں۔ یا کبھی مسلمان ماں اپنے بچّوں کو کسی ناپاک جانور سے تشبیہ دیکر نفرت دلاتی ہے نہیں اور بالکل نہیں۔ اپنے عزیز بچّوں اور ہونیوالے باپوں پر یہ عیاں کردو۔ کہ خوردونوش کی چیزیں اپنی اسلامی دکانوں سے خریدنی چاہئیں۔ راقمہ نسیم از گلمرگ ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رُوحانی صفائی

جس طرح جسمانی صفائی کے بغیر انسان کا بیماریوں سے بچنا اور صحت کا درست رہنا ناممکن ہے اسی طرح روحانی صفائی کے بغیر ایمان درست رہ نہیں سکتا۔ ظاہری غلاظت تو جلدی نظر آجاتی ہے۔ مگر باطنی صفائی بغیر خشیت اللہ کے ہو نہیں سکتی۔ اور جب تک اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور پورا تقویٰ نہ ہو انسان کوئی نیکی کر نہیں سکتا اور بغیر نیکی کے ایمان کی صفائی ناممکن ہے۔ کیونکہ جب خدا پر ایمان اور اس کا ڈر ہو گا تو ہر ایک بُرائی سے بچے گا۔ اور نیکی اختیار کریگا۔

نیکی کیا ہے ہر ایک کام اس کی رضا کے ماتحت کرنا اور چھوڑنا۔ خواہ وہ کتنا ہی ننھے سے ننھا اور معمولی سے معمولی ہو۔ دنیا چندروزہ ہے۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ ہر وقت اس کی رضا کا طالب رہے۔ اور ہر ایک بُرائی خواہ کتنی ہی ذرا سی ہو۔ اسکو چھوڑنے کی فوراً کوشش کرے۔ کیونکہ یہ ایک غلاظت ہی۔ جو ایمان میں تعفن پیدا کر دیتی ہے۔ پھر اس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جانیکا احتمال ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ طہارت آدھا ایمان ہے۔ تو جب ظاہری پاکیزگی کی یہ تعریف ہی۔ تو پھر باطنی صفائی کا اسی سے اندازہ ہو سکتا ہی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم پوری دلوں کے پاک صاف بنجائیں۔ کیونکہ بغیر اسکے چارہ نہیں۔ اور صرف خود ہی نہیں بلکہ روحانی صفائی میں دوسروں کے بھی معاون بنجائیں کیونکہ دنیا اسوقت طرح طرح کے گندوں میں مبتلا ہے۔

اے مسیح الدعا تو ہماری دعائیں قبول فرما۔ اور ہمارے کُل بہن بھائیوں کو اسلام کا سچا نمونہ بنا۔ اور اسلام پر جو اسوقت طرح طرح کے مصائب اور آلام آرہے ہیں ان کو مسرت سے بدل دے آمین۔ والسلام

طالب دعا زبیدہ اہلیہ محمد نواز خاں سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور

کوشش کرو

میری معزز احمدی بہنوں میرے دل میں بہت مدت سے یہ خواہش تھی کہ مصباح میں کوئی مضمون دوں لیکن شرم آتی تھی کہ کوئی ہنسے گا لیکن میری بڑی آپا جان سکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور آئیں تو میں نے انکو اپنا مضمون کوشش والا دکھایا تو آپا جان نے کہا تم ضرور بھیجدو میری بزرگ بہنوں یہ میرا سب سے پہلا مضمون جو کوشش پر لکھتی ہوں ضرور ہے کہ اسمیں بہت سی غلطیاں ہونگی مگر چونکہ میرا مضمون کوشش پر ہے اس لئے میں بھی کوشش کروں گی کہ ع

ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا

تو ہمیں بھی چاہیئے کہ کوشش سے کبھی مُنہ نہ موڑیں۔ کوشش میں بڑے فائدے ہیں کوشش ہر کام کو پورا کراتی ہے دیکھو اگر کہیں جانا ہو اور راستہ ہی میں بیٹھ جائیں تو کبھی منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتے اس طرح اگر انسان کسی کام کو مشکل سمجھ کر چھوڑ دے تو اُسے کچھ نہیں آتا ہمت کرتے جائیں تو کچھ نہ کچھ حاصل ہو ہی رہیگا مجھے اس مضمون کے لکھنے سے پہلے جب میں نے نہیں لکھا تھا بہت ہی مشکلات دکھائی دیتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھیں اب میں لکھنے بیٹھی تو کچھ نہ کچھ لکھ لیا پس میں اپنی ہم عمر بہنوں کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ بھی کوشش کریں کہ اس سے ایک تو مضمون لکھنا آجائیگا اور دوسرے اپنے خیالات دوسری بہنوں پر ظاہر کرنیکا موقعہ مل جائیگا ہر کام کوشش اور ہمت ہی سے ہوتا ہے ۔ بسم اللہ بیگم احمدی بنت شیخ احمد اللہ احمدی ہیڈ کلرک کنٹونمنٹ نوشہرہ حال فرخندلو

احمدیہ مستورات دہلی کا جلسہ

بتاریخ ۷ راگست ۱۹۲۶ء بوقت ۲ بجے دہلی کی احمدی خاتون کا جلسہ بابو اعجاز حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ دہلی کے مکان پر ہوا - حاضری ۱۸ مستورات کی تھی -

سکرٹری جلسہ مسز آسان صاحبہ چونکہ شملہ گئی ہوئی ہیں اسلئے جونیئر سکرٹری نے گذشتہ اجلاسوں کی کاروائی سنائی -

بابو اعجاز حسین صاحب کی بڑی بہو صاحبہ نے کشتی نوح کا ایک حصہ یعنی قریباً دو صفحے کے مضمون سنا کر مستورات کو اُسپر عمل درآمد کرنے کی تلقین کی -

مسز ڈاکٹر شفیع احمد صاحبہ نے وفات مسیح پر معنی خیز تقریر کی اور ثابت کیا کہ مسیح علیہ السلام کو زندہ ماننے والے کسقدر غلطی پر ہیں اور صاحب علم و فراست کے نزدیک مسیح کی وفات کا ماننا نہایت ضروری ہے - جناب عبدالمجید صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے ایک دلکش اور سبق آموز نظم سنائی جس کا حاضرات پر نہایت عمدہ اثر ہوا - اور آخر میں جناب بابو اعجاز حسین صاحب کی بڑی بہو صاحبہ نے اپنی دلنواز اور پرتاثیر تقریر میں چندہ کی تحریک کی جسکا سامعات پر خاصہ اثر ہو کر فی سبیل اللہ خرچ کرنیکا ذوق و شوق پیدا ہوا -

جلسہ بخیر و خوبی قریباً ۴ بجے ختم ہو کر برخاست کیا گیا - خدا تعالیٰ مردوں کی طرح ہم میں بھی جوش دینی پیدا کرے آمین

جونیئر سکرٹری والدہ محمد علی از دہلی

چند جواب طلب سوالات

میں چند ایک سوال آنجناب کی خدمت عالیہ میں تحریر کرتی ہوں آپ براہ مہربانی اُنکے جواب مصباح میں درج کریں تاکہ اور بہنیں بھی اس امر سے متنبہ ہو جائیں -

(۱) پیئر سوپ جو کہ ہر روز استعمال میں لاتی ہیں سُنتی ہوں کہ اس میں بُرے جانوروں کی چربی پڑتی ہے اگر ایسا ہی ہے تو پھر عالم لوگ اسکو حرام کیوں نہیں کرتے -

(۲) دانہ کھانڈ میں بھی کہتے ہیں کہ مردار کی ہڈی پڑتی ہے - اگر مردار کی ہڈی نہ پڑے تو پھر یہ ایسی سفید نہیں ہوتی ۔ زہرہ سلطانہ اہلیہ بو فقیر محمد احمدی پوسٹل کلرک

ولادت فرزند خداوند کریم نے اپنے فضل سے مجھے فرزند عنایت فرمایا ہے اس خوشی پر ایک روپیہ کے ٹکٹ پیاری مصباح کی خدمت میں ارسال کرتی ہوں اور عرض گذار ہوں کہ مصباحی بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ جلشانہ بچے کی عمر میں برکت دے اور اسے دین کا خادم مخلص احمدی بنائے اور اسکے باپ کو بھی خدا اپنی رحمت سے احمدی ہونیکی توفیق دے -

خاکسار معراج بیگم احمدی بنت ڈاکٹر احمد بخش صاحب ہوشیار پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیالکوٹ میں احمدیہ خواتین کا جلسہ

احمدیہ خواتین شہر سیالکوٹ کا ماہواری جلسہ بروز اتوار بوقت ۷ سال حال یکم اگست ۱۹۲۷ء ہوا حسب معمول تلاوت قرآن مجید نظم حضرت مسیح موعودؑ و نعت حضرت سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھی گئیں جلسہ مذکورہ میں علاوہ احمدیہ خواتین کے غیر احمدی مستورات بھی شامل تھیں۔ جلسہ دیکھنے اور سننے میں فرق ہے بہرحال جماعت سیالکوٹ میں بفضلہ تعالیٰ روز افزوں ترقی ہے۔ امداد مسلم اوٹ لک کیلئے مبلغ ۵۰ مردوں کی طرف سے مبلغ ۱۳ مستورات کی طرف سے بھیجے جا چکے ہیں۔

لیکچر سکرٹری صاحبہ کا ایمان پر تھا جو کمال وضاحت کے ساتھ بیان ہوا۔ مستورات کی توجہ خاص طور پر ایمان اور حقیقت اسلام کھینچتے ہوئے صحابہؓ کے واقعات پیش کئے جو بہت دل افزا تھے آخر میں خاکسار نے احمدیت کی طرف خاص توجہ کرتے ہوئے اور اسکی حقیقت بتا کر جلسہ برخواست کیا۔ تعداد حاضرین قریباً ۵۰ تھی۔ نیازمند فضیلت سکرٹری تعلیم و تربیت

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ۔

زنانہ کانفرنس

انجمن دار الخواتین پنجاب کی مجلس منتظمہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۷ء کو ایک زنانہ جلسۂ عام لاہور میں منعقد کر کے زنانہ پبلک عامہ کو انجمن ہذا کے اغراض و مقاصد وغیرہ سے آگاہ کیا جائے توقع کیجاتی ہے کہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۷ء والا جلسہ (جو انجمن ہذا کی پہلی زنانہ کانفرنس ہوگی) ایک عظیم الشان جلسہ ہوگا۔ صوبہ پنجاب و دیگر صوبجات کی بہنوں سے درخواست ہے کہ جوق در جوق شامل ہو کر جلسہ کی رونق اور انجمن کی عزت بڑھائیں۔ مہمان بہنوں کے قیام و طعام کا بندوبست کیا جائیگا خط و کتابت اس پتہ پر کریں:۔

سیدہ حسینی بیگم۔ جوائنٹ سکرٹری انجمن دار الخواتین رضوی منزل چونک نواب صاحب اندرون اکبری دروازہ۔ لاہور

لجنہ اماء اللہ امرتسر

(تحریک چندہ ۱۰۰۰ بابت مسلم اوٹ لک)

(۱) اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب ھر (۲) اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد منیر صاحب ھر

(۳) اہلیہ صاحبہ قاضی محمد اسلم صاحب ھر (۴) والدہ صاحب منظور الحق سے ھر

(۵) محمدی بیگم سکرٹری لجنہ اماء اللہ امرتسر ھر (۶) زبیدہ خاتون بنت قاضی محمد شریف صاحب عاَر

(۷) وحیدہ بیگم بنت قاضی عبدالمجید صاحب عاَر (۸) اہلیہ صاحبہ ماسٹر بہادر شاہ صاحب ھر

(۹) اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام محمد صاحب عہ (۱۰) ہمشیرہ صاحبہ میاں اللہ بخش صاحب عاَر

(۱۱) " " جیون خان صاحب ۴ر (۱۲) بہو بابو سراج دین صاحب عاَر

(۱۳) " " غلام محمد صاحب عہ (۱۴) اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر معراج دین صاحب ھر

(۱۵) " " ڈاکٹر امیر دین صاحب ھر (۱۶) ہمشیرہ مفتی معراج دین صاحب عاَر

(۱۷) " " بابو عبدالرشید صاحب عہ (۱۸) خوشدامن صاحب ڈاکٹر امیر دین صاحب ہے

(۱۹) " " غلام نبی مسگر صاحب عہ (۲۰) اہلیہ صاحبہ فیروز دین صاحب انگریز ھر

(۲۱) والدہ مفتی معراج دین صاحب ۸ر (۲۲) خدیجہ بیگم صاحبہ عہ

(۲۳) اہلیہ صاحبہ میاں محمد قاسم صاحب ۸ر (۲۴) اہلیہ صاحبہ مستری عبدالعزیز صاحب عہ

(۲۵) بنت شیخ رحیم بخش صاحب کتب فروش عہ (۲۶) ایک خاتون عہ

(۲۷) ہمشیرہ صاحبہ خوشدامن صاحبہ ڈاکٹر امیر دین صاحب عہ (۲۸) اہلیہ صاحبہ بابو سراج دین صاحب عاَر

(۲۹) اہلیہ صاحبہ ابراہیم فوٹوگرافر صاحب ۸ر (۳۰) بخانہ میاں نظام دین صاحب عہ

(۳۱) اہلیہ نذیر احمد صاحب عہ (۳۲) از خانہ محمد جان و غلام قادر صاحبان ۹ر

(۳۳) اہلیہ صاحبہ بابو غلام قادر صاحب عاَر (۳۴) محترمہ عصمت دختر قاضی محمد منیر صاحب عہ

(۳۵) بخانہ ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب للعہ (۳۶) ڈاکٹر محمد بشیر صاحب ھر

(۳۷) اہلیہ صاحبہ میاں محمد دین صاحب عہ (۳۸) غلام نبی مسگر ھر

(۳۹) اہلیہ غلام احمد کانسٹیبل عہ (۴۰) ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب عہ

(۴۱) اہلیہ صاحبہ نور محمد صاحب ھر (۴۲) عالم بی بی صاحبہ ۸ر

(۴۳) سردار بی بی صاحبہ ۸ر (۴۴) دختر خیر دین صاحب ۴ر

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)